www.emarsiya.com

سفرِ امام حسین علیہ السّلام

(بمناسبت ۲۸ ؍ رجب المرجب)

خدائے پاک کا یہ انتخاب کیا کہنا شکوہِ شانِ رسالت مآب کیا کہنا
شریکِ کارِ نبی بو تراب کیا کہنا ہر ایک ان کا گُل لاجواب کیا کہنا
در رسول سے جو فیضیاب ہوتے ہیں
وہ خود ہی علم و عمل کی کتاب ہوتے ہیں

یہ سب کے سب ہیں محمدؐ کبیر ہو کہ صغیر قسم خدا کی جہاں میں یہ اپنی آپ نظیر
امیر دیکھ کے حیران اس طرح کے امیر ہے کوئی لائقِ وحی کوئی قابلِ شمشیر
یہ فیصلہ کیا قدرت نے دیکھ کر کردار
یہی ہیں دونوں جوانانِ خلد کے سردار

جو دیکھیں فخر سے آدم وہ بارگاہ ہے یہ خدا گواہ ملائک کی درس گاہ ہے یہ
جو دیکھ پاؤ تو دیکھو جناں کی راہ ہے یہ نہ ان کی یاد ہو دل میں اگر گناہ ہے یہ
بنا دی ایک سی جان نڈھال دنیا میں
ہیں آلِ پاکِ نبیؐ بے مثال دنیا میں

یہ ہستیاں ہیں نگہبان مذہبِ اسلام کسی کا فاطمہ زہرا کسی کا زینبؑ نام
امام تو یہ نہیں ہیں مگر ہیں مثلِ امام یہ وہ ہیں کرتے ہیں جبریل جھکے در پہ سلام
جو در پہ سائل و مسکین ان کے آتے ہیں
ستارے ان کے مقدر کے جگمگاتے ہیں

www.emarsiya.com

ملے گی ان میں کوئی فخرِ مریم و حوّا   لگا دے پار جو بیڑا زنانِ عالم کا
مزاجِ احمدِ مختارؐ فاطمہؑ کو ملا   اور ان کی ہو بہو تصویر زینبؑ کبریٰ
فرشتے رشک کریں جن پہ ہستیاں ایسی
نہ بہنیں دیکھی ہیں ایسی نہ بیٹیاں ایسی

وفات پا چکے زہرِ ستم سے جب شبّرؑ   بچا تھا ایک مدینے میں فاطمہؑ کا پسر
علیؑ کی بیٹیاں بہویں تھیں اور نورِ نظر   غرض چہکتا تھا گلہائے مصطفےٰؐ سے یہ گھر
جفا و ظلم سے کوئی مگر نہ باز آئے
خطوط نام پہ سبطِ نبیؐ کے بھجوائے

بہادری کا تھا مسلم کی ہر طرف چرچا   امام سے تھا چچا زاد بھائی کا رشتہ
ستم شعاروں کا اصرار اس قدر جو بڑھا   بنا کے ایلچی کوفے کے سمت بھیج دیا
سفر جو گھر سے ہوا خورد سال ساتھ ہوئے
سفیرِ شاہ کے دونوں نہال ساتھ ہوئے

لکھا ہے یوں ہی تب و روز گزرے جاتے تھے   نہ خود ہی آتے تھے مسلم نہ خط ہی آتے تھے
حسینؑ چین نہ اک لمحہ گھر میں پاتے تھے   جو دل کا حال تھا ہمشیر کو سناتے تھے
تھے کوفیوں کے طریقہ سے باخبر شبّیرؑ
غرض کہ ہو گئے آمادۂ سفر شبّیرؑ

ہوا کی طرح مدینے میں یہ خبر ہوئی عام   کہ شہر چھوڑ کے نانا کا جا رہے ہیں امام
خبر یہ سن کے زن و مرد غمزدہ تھے تمام   تھا لب پہ جاتا ہے گھر سے محافظِ اسلام
تمام کوچوں میں گلیوں میں باتیں ہوتی تھیں
ہے ذکر مردوں کا کیا عورتیں بھی روتی تھیں

www.emarsiya.com

تمام کنبے کی غمخوار فاطمہ صغرا   طویل عرصہ سے بیمار فاطمہ صغرا
تھی ساتھ جانے کو تیار فاطمہ صغرا   یہ کہتی ماں مری دلدار فاطمہ صغرا
مسافرت پہ ہیں آمادہ سب مکیں صغرا
خبر نہیں کسے لے جائیں شاہ دیں صغرا

ہے بست و ہشتم ماہ رجب جو طے پائی   سفر کرے گا اسی روز حق کا شیدائی
یہ سن کے فاطمہ صغرا پدر کے پاس آئی   کہا نہ آپ نے مجھ سے یہ بات تبلائی
مجھے نہ چھوڑ دیں ہمراہ جاؤں گی بابا
ابھی پھوپھی سے سفارش کراؤں گی بابا

یہ سن کے بیٹی سے کہنے لگے امام امم   تیرے نہ جانے سے بابا کو کیا ترے نہیں غم
تجھے خبر نہیں کیا حال ہے مرا اس دم   تباہ ضعف و نقاہت سے ہے ترا عالم
اس حال میں تو مناسب نہیں سفر صغرا
میں لے کے جاتا نہ بیمار ہوتیں گر صغرا

یہ سن کے ہو گئی مایوس شاہ کی دختر   کہا بلا دے کوئی کس طرف گئے اکبر
نہ پاس آتے ہیں مرے نہ کہتے ہیں خواہر   ہر ایک آنکھ پھری مجھ کو آ رہی ہے نظر
گلے لگا کے پکاری یہ شاہ کی ہمشیر
غشی تھی تجھ کو جب آئے تھے اکبر دلگیر

تمام رات رہا گھر میں نالہ و زاری   سفر کی ہوتی تھی فوج خدا میں تیاری
عجب تھا فاطمہ صغرا پہ رنج و غم طاری   تڑپ تڑپ کے وہ کہتی تھی ہائے بیماری
نسیم صبح پیامِ مفارقت لائی
اداس تھا درِ دولت تھے جمع شیدائی

www.emarsiya.com

کہا حسینؑ نے زینبؑ سے تب یہ رنج و محن   نبیؐ کے روضہ پہ رخصت کو جا رہے ہیں بہن
ہمارے واسطے بے چین ہو گی روحِ حسنؑ   وہاں سے جانا ہے ماں کی لحد پہ پھر فورن (فوراً)

گھرا محبوں میں ابنِ بتول تھا یارو
یہ کربلا نہ تھی شہرِ رسولؐ تھا یارو

حسینؑ روتے ہوئے روضۂ رسولؐ پہ آئے   مزارِ پاک پہ رخسار رکھ کے اشک بہائے
یہ کلمے درد بھرے قبرِ مصطفےٰؐ کو سنائے   نواسہ شہر میں نانا تمہارے رہنے نہ پائے

سفر کی سختیاں پیہم اٹھائے گا شبیرؑ
برائے فاتحہ کل سے نہ آئے گا شبیرؑ

لرز کے رہ گیا محبوبِ کبریا کا مزار   ندا یہ آئی خدا حافظ اے مرے دلدار
ہمارے دل کو ملے بعدِ مرگ بھی آزار   قسم خدا کی نہیں روحِ مصطفےٰؐ کو قرار

ہمیں خبر ہے جو صدمے اٹھاؤ گے پیارے
جہاں بھی جاؤ گے نانا کو پاؤ گے پیارے

اٹھے مزارِ رسولؐ خدا سے نوحہ کناں   پھر آپ آئے وہاں قبرِ فاطمہؑ تھی جہاں
پکارے چھٹتا ہے شبیرؑ سے وطن اماں   تھی روحِ بنتِ پیمبرؐ مزار میں گریاں

جنابِ فاطمہؑ کی قبر تھرتھرانے لگی
خدا کو سونپا سدھارو صدا یہ آنے لگی

مزارِ پاک امام حسنؑ پہ آئے حسینؑ   بہا کے اشک کہا الوداع یہ شیون و شین
جواب آیا کہ بھائی نہیں ہے روح کو چین   پڑھے گا فاتحہ مرقد پہ میری کون حسینؑ

یہی لکھا ہے مقدر میں جاؤ اے بھائی
خدا کی راہ میں گھر کو لٹاؤ اے بھائی

www.emarsiya.com

ادھر تھا رخصتِ سبطِ رسولؐ کا ہنگام — تھیں جمع خانۂ زہرا میں عورتیں جو تمام
یہ رو کے کرتی تھیں ہمشیرِ شاہ سے وہ کلام — نہ جائیں بھائی سے کہیے کہ گرم ہیں ایام
امام کرتے ہیں ان روزوں میں سفر بی بی
پرندے بھی تو نہیں چھوڑتے ہیں گھر بی بی

یہ کہتی عورتوں سے بنتِ شاہِ قلعہ شکن — خوشی سے یوں نہیں چھوڑتے امام وطن
اٹھاتے آئے ہیں آلِ رسولؐ رنج و محن — شہید نانا ہوئے بابا اور بھائی حسنؑ
ہماری ماں کو ستمگاروں نے ستایا ہے
نبی کے بعد نہ اک لمحہ چین پایا ہے

بچا ہے ایک زمانے میں بس حسینؑ کا دم — اب ان پہ دشمنِ اسلام کر رہے ہیں ستم
نہ خیریت ملی مسلم کی بھائی کو ہے یہ غم — ہیں ساتھ طفل بھی تشویش یہ نہیں کچھ کم
فراق بھائی کا زینبؑ بھی سہہ نہیں سکتی
بغیر بھائی کے اس گھر میں رہ نہیں سکتی

ادھر یہ باتیں تھیں آئے جو گھر میں شاہِ زماں — کہا کہ کوچ کا تیار ہو گیا ساماں
ہم اپنی بیٹی سے اک بار مل کے ہونگے رواں — گرا یہ سنتے ہی صغراؑ کے دل پہ کوہِ گراں
گلے لگا کے بہت خستہ تن کو پیار کیا
یہی ہے مرضئ معبود آشکار کیا

بلا کے شکلِ پیمبرؐ کو بولے شاہِ زمن — تمہارے دید کی مشتاق ہے مریض بہن
بتاؤ تم اسے لینے کب آ رہے ہو وطن — جھکا کے سر علی اکبر نے تب کہے یہ سخن
بہن کی ہجر کا غم ہم بھی تو اٹھائیں گے
جو زندگی نے وفا کی تو لینے آئیں گے

www.emarsiya.com

یہ باتیں ہوتی تھیں اہلِ حرم میں رِقّت تھی　　تباہ بانوئے بیکس کی غم سے حالت تھی
دلِ مریض پہ جانکاہ دردِ فرقت تھی　　مسافرانِ غریب الوطن کی رخصت تھی
جو بے زباں کی جدائی نے بے قرار کیا
بہن نے گود میں اصغرؑ کو لے کے پیار کیا

رُلا کے رکھ دیا اصغرؑ نے کل گھرانے کو　　بہن کی گود سے تیار تھے نہ جانے کو
بڑھے یہ بسطِ نبیؐ چپکے سے سنانے کو　　چلو رسول کی امت کو بخشوانے کو
یہ سن کے باپ کی گودی میں آ گئے اصغرؑ
کچھ آنکھوں آنکھوں بہن کو بتا گئے اصغرؑ

یہ شہ سے کرتے تھے عبّاسؑ نامور گفتار　　حضور ڈیوڑھی پہ ہیں ساری محملیں تیار
حرم کو کرنے لگے اپنے خود حسینؑ سوار　　تھے پردہ داری کو عباس و اکبرِ جرّار
پسر کو اپنے برادر کو ہوشیار کیا
بہن کو جب شہِ مظلوم نے سوار کیا

یہ وہ گھڑی ہے جب آتا ہے کربلا کا خیال　　نہ سر پہ بھائی نہ وارث نہ ہونگے بیوؤں کے لال
زمیں پہ ہوں گی انھیں سب کی میتیں پامال　　نہ کوئی پوچھے گا آفت نصیبوں کا احوال
برہنہ اونٹوں پہ عترت رسولؐ کی ہوگی
بلا کے بن میں کمائی بتول کی ہوگی

اڑاؤ خاک محبّانِ آلِ خیبر دریؑ　　دلوں کو تھام لو نقارۂ وداع بجا
مزارِ احمدِ مرسلؐ کا بے چراغ ہوا　　تڑپ کے رہ گئی روحِ بتول وا ویلا
سروں کو پیٹ کے ہر خاص و عام دیکھتے ہیں
پلٹ پلٹ کے امام انام دیکھتے ہیں

www.emarsiya.com

یہ کہتے تھے در و دیوار السّلام علیک   سپاہ شہ کے علمدار السّلام علیک
شبیہِ احمدِؐ مختار السّلام علیک   سبھی حسینؑ کے غمخوار السّلام علیک
دعائیں دیتے تھے ہمراہ سب گھرانا ہو
وطن میں لوٹ کے پھر خیریت سے آنا ہو

یہ غل تھا چاروں طرف رہنما خدا حافظ   چراغِ قبرِ رسولؐ خدا خدا حافظ
ہم آج ہو گئے بے آسرا خدا حافظ   چلے مدینے سے مشکل کشا خدا حافظ
بہاؤ اشکِ الم شاہِ دیں کا کوچ ہوا
غریب امام کا گوشہ نشیں کا کوچ ہوا

یہ عرض کرتی ہے پرؔدین اے بتول کے لال   رہیں صحیح و سلامت ہمارے اہل و عیال
یہ تینوں بچے ہمارے رہیں صدا خوشحال   بلند اور ہو مولا نہالِ آل کا اقبال
خدائی آپ کی با اختیار ہیں مولا
گدا بھی لطف کے امیدوار ہیں مولا